© rasailojaraid.com

حکمتِ سیّد مودودیؒ

روزوں کے چند مسائل[1]

(ادارہ)

مسئلہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سحری کرو، کیونکہ سحری میں برکت ہے"۔ برکت یہ ہے کہ اس سے آپ کو اللہ کے حکم کی بجا آوری میں سہولت ہوتی ہے...... جس وقت سے روزہ شروع ہوتا ہے۔ اس سے پہلے اگر آپ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اجازت سے فائدہ اٹھا کر کھا پی لیتے ہیں تو وہ کھایا پیا دن بھر آپ کے کام آئے گا۔

مسئلہ: اسلام میں نمائشی تقویٰ کی کوئی گنجائش نہیں ہے...... جو وقت اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دیا ہے اُس وقت تک تو آپ اس طرح رُکے رہیں کہ جیسے کسی نے آپ کو باندھ رکھا ہے، لیکن جس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت مل جائے، آپ اُسی وقت

[1] روزوں کے متعلق یہ چند متفرق مسائل ہیں جو مولینا نے اپنے سلسلۂ درسِ احادیث میں کتاب الصوم کی تشریح کرتے ہوئے بیان فرمائے۔ ان اقتباسات کو مولینا کے اپنے ہی الفاظ میں اخذ کیا گیا ہے اور کہیں کہیں ایک جملہ ایک جگہ سے اخذ کرنے کے بعد اس سے ربط رکھنے یا اس کی تشریح کرنے کے لیے دوسرا جملہ ذرا آگے سے لے کر بیچ کی عبارت کو چھوڑ دیا گیا ہے اور وہاں ایک خط —— یا نقطوں کی ایک لائن --- لگا دی گئی ہے۔ (لنے رحی)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اُس چیز کی طرف دوڑیں جس سے اب تک رُکے ہوئے تھے .... یہ چیز اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔

مسئلہ: روزے کا آغاز چونکہ فجر سے ہوتا ہے اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فجر کے وقت سے پہلے یہ عزم (نیت) کر لو کہ تم اللہ کے لیے روزہ رکھ رہے ہو۔

مسئلہ: اس طرح کی حالت (جس میں مراد ہے، جنابت) میں روزہ شروع کیا جا سکتا ہے اور اس سے روزے میں کوئی خرابی یا قباحت واقع نہیں ہوگی۔

مسئلہ: اگر آدمی بھولے سے پیٹ بھر کر کھا لے یا گلاس بھر پانی یا کوئی چیز پی لے تب بھی اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ لیکن جس وقت اُسے یاد آجائے اُسی وقت اپنا ہاتھ روک لے .... اس سے یہ اصول بھی نکلا کہ بھولے کی غلطی معاف ہے۔

مسئلہ: اگر ایک آدمی اپنے نفس پر قابو نہ رکھ سکے اور قصداً روزہ توڑ دے تو اس کا کفارہ کیا ہے؟ پہلا کفارہ غلام آزاد کرنا ہے .... اگر یہ کفارہ ادا کرنے پر قادر نہ ہو تو دوسرا کفارہ یہ ہے کہ وہ دو مہینے کے مسلسل روزے رکھے، اس طرح کہ بیچ میں چھوڑے نہیں۔ اگر وہ اس پر بھی قادر نہ ہو تو پھر اس کے لیے جائز ہے کہ وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے سے مراد دونوں وقت کا پیٹ بھر کر کھانا کھلانا ہے اور اس طرح کا کھانا کھلانا جس طرح کا آدمی خود کھاتا ہے۔[1]

مسئلہ: اگر کوئی شخص قصداً قے کر لے تو اس صورت میں اس پر قضا لازم آئے گی، لیکن اگر اس کے پیٹ میں کوئی ایسی تکلیف ہو جس کی وجہ سے اُسے خود بخود قے آجائے تو

---

[1] اگر کوئی نواب صاحب یا جاگیردار یا سیٹھ صاحب یہ سمجھ لیں کہ وہ ہر روزے کے بدلے میں روزانہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا کر روپے کے بل پر روزے سے بچ سکتے ہیں تو انھیں معلوم ہونا چاہیے کہ "کفارہ" کے معنی سودا کرنے کے نہیں ہیں۔ یہاں تو معاملہ ایک گناہ یا کوتاہی کو محسوس کر کے اس کی تلافی کا جذبہ خدا کے سامنے پیش کرنے کا ہے۔ جمع تفریق کا نہیں۔ (ن۔ ص)

© rasailojaraid.com

تو جا ہے قے پوری طرح سے منہ بھر کر آئے یا کئی مرتبہ آئے، اس سے اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا اور قضا لازم نہیں آئے گی۔

مسئلہ: روزے کی حالت میں مسواک کی جا سکتی ہے اور اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (برش بھی کیا جا سکتا ہے۔ ف رص)

مسئلہ: یہ روایت (عن انس۔ ترمذی) ضعیف ہے۔ تاہم اگر اس کو صحیح مانا جائے تو اس سے صرف اتنی گنجائش نکلتی ہے کہ (آنکھ میں) سرمہ لگایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ ذرا سی چیز ہوتی ہے۔ لیکن اس سے یہ استدلال نہیں کیا جا سکتا کہ آنکھ میں باقاعدہ دوائی ٹپکانا بھی جائز ہے، کیونکہ آنکھ اور حلق کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ اگر آپ کوئی رنگین دوا آنکھ میں ڈالیں تو تھوڑی دیر کے بعد اس کا رنگ آپ کے حلق میں آجائے گا۔ اور تھوکنے سے تھوک بھی اسی رنگ کا نکلے گا۔

آنکھ کے برعکس کان میں دوا ڈالنا جائز ہے، کیونکہ کان اور حلق کے درمیان ایسا پردہ ہوتا ہے جس سے دوا نہیں گذر سکتی۔

اصل میں یہ مسئلہ فقہ کا نہیں بلکہ طب کا ہے۔

مسئلہ: پانی میں بیٹھے رہنے یا نہانے سے (یا چہرے اور سر پر پانی ڈالنے سے) گرمی کی تکلیف اور پیاس کی شدت میں کمی واقع ہوگی۔ لیکن یہ روزہ توڑنے والی چیز نہیں ہے البتہ اگر آپ حلق سے پانی کا ایک قطرہ بھی گذار دیں گے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: (حضورؐ کی حدیث ـــــ روایت ابو سعید الخدری) تین چیزیں روزہ دار کا روزہ نہیں توڑتیں (۱) پچھنے لگانا[1] یا لگوانا (۲) قے کا آنا (نہ کہ خود لانا ـــــ مرتب) اور خواب میں جنابت کا لاحق ہو جانا۔

---

[1] پچھنے لگوانے اور لگانے کے سلسلے میں مختلف روایات ہیں اور ان پر بحثیں کی گئی ہیں، لہٰذا اس مسئلے کو اجمالاً نہ لیا جائے، بلکہ علماء سے تفصیل معلوم کی جائے۔ خود مولانا مودودیؒ نے بھی صحابہ و ائمہ کے چند مختلف نقطہ ہائے نظر اجمالاً بیان کیے ہیں۔ (ف رص)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مسئلہ: سفر کی حالت میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں جائز ہیں ــــ اگر ایک آدمی کی قوتِ برداشت زیادہ ہو اور وہ ایسے حالات میں سفر کر رہا ہو جن میں بہت زیادہ مشقت بھی پیش آنے کا خدشہ نہ ہو تو اس صورت میں اس کے لیے روزہ رکھنا افضل ہوگا۔ اس کے برعکس ایک آدمی کی قوتِ برداشت کم ہو اور اسے سفر میں بھی ایسے حالات پیش آنے کا خطرہ ہو جن میں روزے کی سختی برداشت کرنا مشکل ہو جائے تو اس صورت میں اس کے لیے روزہ نہ رکھنا ہی صحیح ہے۔

مسئلہ: اگر ایک شخص پر روزے کی حالت میں کوئی ایسی سختی آجائے جسے وہ برداشت نہ کر سکتا ہو تو وہ وقت سے پہلے روزہ کھول سکتا ہے ــــ (مثلاً غلبۂ مرض یا شدید ضعف و نقاہت، یا کسی مصیبت کی وجہ سے طویل ناگہانی تگ و دو ۔ مرتب) اس طرح روزہ کھولنا روزہ توڑنے کی تعریف میں نہیں آتا کہ اس پر کفارہ لازم آئے۔ اس کی صرف قضا لازم آتی ہے۔

مسئلہ: مسافر اور دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت کو روزہ چھوڑنے کی اجازت دینے کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ روزہ نہ رکھیں تو کوئی مضائقہ نہیں ...... یہ دور گذر جانے کے بعد انہیں ان روزوں کی قضا ادا کرنا ہوگی۔

مسئلہ: (ترجمہ متنِ حدیث، روایت معاذۃ العدویہ مشمولہ مسلم) حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں) ہم پر یہ حالت گذرتی تھی تو ہمیں یہ حکم دیا جاتا تھا کہ ہم روزوں کی قضا کریں، لیکن یہ حکم نہیں دیا جاتا تھا کہ ہم نماز کی بھی قضا کریں۔

مسئلہ: کسی شخص کے روزوں کی قضا کسی دوسرے شخص کے ذمے نہیں آتی۔ (بہ سلسلہ شرح روایت ابن عمر مشمولہ موطا امام مالک)

© rasailojaraid.com